Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۷ھ ۱۶ شہادت ۱۳۵۶ ہش ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۷۷ء	نمبر ۸۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ / شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے، آمین۔

ربوہ ۱۶ / شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

کل حرارت رہی اور گلے میں بلغم بہت پھنستا رہا۔ بے چینی بہت زیادہ رہی اور ضعف رہا۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۵ / شہادت۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں موجودہ حالات کے پیشِ نظر ملک کے استحکام اور اس میں امن و امان کے قیام کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

حضور نے فرمایا اِس دُنیا میں ہم جو کام بھی کرتے ہیں وہ یا اپنے لئے ہوتا ہے یا کسی اَور کی خاطر۔ لیکن ایک ہستی ایسی ہے جس کیلئے انسان کوئی کام نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسے ہمارے کسی کام کی احتیاج ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے جو غنی عن العالمین ہے اس کی شان یہ ہے کہ جو شخص اس کی رضا کی خاطر کوئی کام کرتا ہے خواہ بظاہر وہ کام اپنے لئے ہو یا دوسروں کے لئے مگر وہ اس کے نتیجہ میں اجر و ثواب ضرور عطا کرتا ہے۔ دُنیا میں تو اگر ہم کسی کا کام کریں تو بعض اوقات وہ ناشکری کرتا ہے مگر ہمارا ربّ ایسا ہے کہ اسے ہمارے کسی کام کی احتیاج نہیں مگر پھر بھی اگر ہم اپنے کسی کام کی بنیاد تقویٰ پر رکھیں تو وہ ایسے رنگ میں اس کا اجر عطا کرتا ہے کہ گویا ہم نے اسی کا کام کیا ہے۔

حضور نے فرمایا بعض کام حالات کے مطابق زیادہ اہمیت اختیار کر لیتے ہیں مثلاً ویسے تو عام حالات میں بھی ہم اپنے ملک کی بھلائی اور اسکے استحکام کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور میں بھی دوستوں کو اسکی تحریک کرتا رہتا ہوں لیکن

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

خدا تعالیٰ اِس جماعت کو ایک نمونہ کی قوم بنانا چاہتا ہے

اِس کا نمونہ ایسا ہونا چاہیئے کہ لوگوں کو خُدا یاد آجائے اور وہ دین کو دُنیا پر مقدّم کر لیں

"مَیں تو بہت دُعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں شامل ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اُٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دُنیا کے کیڑے نہیں ہیں اور مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے مَیں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں لیکن وہ لوگ ... جن کو مَرنا ہرگز یاد نہیں ہے مَیں اور میرا خدا اُن سے بیزار ہے۔ مَیں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے، اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدّم رکھ لیا ہو لیکن وہ مُفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دُنیا پر مقدّم کیا۔ پھر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جاتے ہیں کہ صرف دُنیا ہی دُنیا اُن کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ اُن کی نظر پاک ہے نہ اُن کا دل پاک ہے اور نہ اُن کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ اُن کے پَیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں اور وہ اُس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے اور اُسی میں رہتا ہے اور اُسی میں مرتا ہے۔ وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔"

(تبلیغِ رسالت جلد دہم صفحہ ۶۱، ۶۲)

پبلشر: مسعود احمد ❖ پرنٹر: سید عبدالحی ❖ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ❖ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ شہادت ۱۳۵۶ ہش

۱۶ اپریل ۱۹۷۷ء

شرک کے بعد سب سے بڑی بلا

دو گناہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہت بڑے گناہ قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک گناہ سے حقوق اللہ کی نفی لازم آتی ہے اور وہ ہے شرک یعنی خدائے واحد و یگانہ کے علاوہ بعض اور معبود تجویز کرنا اور انہیں اُس کی خدائی میں شریک گردانا۔ شرک کا سب سے بڑا گناہ ہونا اِس امر سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود اس کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ گناہ بخشا نہیں جائے گا اور مشرکوں کو اِس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ۝

(النساء آیت ۱۱۷)

یعنی اللہ اِس گناہ کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اُس کا کسی کو شریک بنایا جائے۔ اور جو گناہ اِس سے ادنیٰ ہوگا اسے وہ جس کے حق میں چاہے گا معاف کر دے گا۔ اور جو شخص کسی کو اللہ کا شریک بنائے تو سمجھو کہ وہ سیدھے راستہ سے بہت دُور جا پڑا۔

شرک کے بعد دوسرا بڑا گناہ جس سے حقوق العباد کی بھی نفی لازم آتی ہے تکبّر ہے۔ تکبّر ہی وہ گناہ ہے جس کا اوّلاً ابلیس نے ارتکاب کیا اِسی لئے وہ انسانوں کو خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنانے کے لئے سب سے پہلے انہیں اِسی گناہ میں مبتلا کرتا ہے اور پھر وہ اس کے نتیجہ میں ہی لاتعداد گناہوں میں ملوث ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تکبّر ہی کی وجہ سے انسان شرک سے باز نہیں آتا۔ تکبّر ہی کی وجہ سے وہ مامورینِ الٰہی کا انکار کر کے ہدایت کے راستوں کو ہمیشہ کے لئے اپنے پر بند کر لیتا ہے اور تکبّر ہی کی وجہ سے وہ دوسروں کو اپنے سے حقیر اور ذلیل سمجھ کر ان پر بے محابہ ظلم ڈھاتا چلا جاتا ہے اور اِس طرح حقوق العباد کو پامال کر کے رکھ دیتا ہے اور پھر اسے احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ ظلم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ازمنہ گزشتہ کی جتنی بھی نافرمان قومیں خدائی عذاب کے نتیجہ میں تباہ ہوئیں تکبّر ہی کی وجہ سے ہوئیں۔

جہاں تک اِس امر کا تعلق ہے کہ ابلیس تکبّر ہی کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہوا اللہ تعالیٰ اِس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝

(الاعراف آیات ۱۲ تا ۱۴)

ترجمہ:- ہم نے ملائکہ سے کہا تھا کہ آدم کی اطاعت کرو اس پر فرشتوں نے تو (آدم) کی اطاعت کی مگر ابلیس نے نہ کی وہ اطاعت گزاروں میں سے نہیں بنا۔ (اِس پر خدا نے اس سے) کہا کہ میرے حکم کے باوجود تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں تو اِس (آدم) سے بہتر ہوں۔ تُو نے میری فطرت میں آگ رکھی ہے اور اس کی فطرت میں گیلی مٹی کی صفت رکھی ہے (اللہ نے) فرمایا تو اِس حالت سے چلا جا کیونکہ تیرے لئے مناسب نہیں کہ تو اس میں تکبّر سے کام لے پس (یہاں سے) نکل جا، تُو ذلیل لوگوں میں سے ہے۔

اِسی طرح کفارِ مکہ نے تکبّر کی وجہ سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کرنے اور شرک سے باز آنے سے انکار کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝ (الصّٰفّٰت آیات ۳۶، ۳۷)

ترجمہ:- جب کبھی ان سے یہ کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبّر کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر اور مجنون کے کہنے پر چھوڑ دیں گے۔

پھر جو لوگ آخرت کا انکار کر کے لہو و لعب میں پھنسے رہتے ہیں اس کی وجہ بھی یہی ہوتی ہے کہ وہ تکبّر کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ (النحل آیت ۲۳)

ترجمہ:- پس جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل (حق سے) ناآشنا ہیں اور وہ تکبّر سے کام لے رہے ہیں۔

پھر یہ تکبّر ہی تھا جو لوگوں کو مامورینِ الٰہی کا انکار کرنے اور ان پر ظلم ڈھانے پر اُبھارتا رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝ اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ (فاطر آیات ۴۳، ۴۴)

ترجمہ:- پس جب ان کے پاس (خدا کی طرف سے) ڈرانے والا آیا تو اس کا آنا انہیں صرف نفرت میں بڑھانے کا موجب ہوا کیونکہ وہ تکبّر کرتے ہوئے زمین میں بڑا بننا چاہتے تھے اور بُری تدبیریں کرنا چاہتے تھے اور بُری تدبیر اُس کے کرنے والوں کو ہی ہلاک کرتی ہے۔

پھر جہاں تک اِس امر کا تعلق ہے کہ تکبّر کے نتیجہ میں ہی نافرمان قومیں خدائی عذاب کا نشانہ بنیں اللہ تعالیٰ نے متعدد نافرمان قوموں کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے اسے تکبّر کا ہی نتیجہ قرار دیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ قومِ عاد کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ (حٰمٓ السجدۃ آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ:- اور عاد کی قوم نے زمین میں بغیر کسی حق کے تکبّر سے کام لیا اور کہا ہم سے زیادہ قوت میں کون ہے۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ جس خدا نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ طاقتور ہے۔ اور وہ ہماری آیتوں کا بضد انکار کرتے تھے۔ پس ہم نے ان پر ایک ایسی ہوا بھیجی جو بڑی تیز تھی اور منحوس دنوں میں آئی تھی تاکہ ہم انہیں اس دُنیا میں رسوائی کا عذاب چکھائیں اور اخروی زندگی کا عذاب اس سے بھی بڑھ کر رُسوا کُن ہے اور (وہاں) انکی کسی رنگ میں مدد نہ کی جائے گی۔

اِن جملہ آیات سے تکبّر کی مضرت اور اس کی ہلاکت آفرینی ظاہر و باہر ہے اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تکبّر کو شرک کے بعد سب سے بڑی بلا قرار دیا ہے اور اسے دونوں جہانوں میں رُسوائی کا باعث ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبّر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رُسوا کرتی ہے خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحّد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبّر کا نہیں۔ شیطان بھی موحّد ہونے کا دم مارتا تھا مگر چونکہ اس کے سر میں تکبّر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا جب اُس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اس کی نکتہ چینی کی اِس لئے وہ مارا گیا اور طوقِ لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبّر ہی تھا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۹۸)

درخواستِ دُعا:- خاکسار ہاتھوں میں چنبل کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(اقبال احمد۔ دارالیمن ربوہ)

جماعت احمدیہ کے ذریعہ اہل یورپ کے نظریات میں تبدیلی

مکرم محمد شفیق صاحب قیصر ۔ ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت مسلمانوں میں اپنے مستقبل کے متعلق طرح طرح کے خدشات پیدا ہو کر ایک طبقہ مایوس ہو چکا تھا کہ وہ یہ سمجھنے لگ گیا تھا کہ مسلمانوں اور اسلام کی ترقی صرف مادی طاقت کی ہی مرہونِ منت ہے اور اب جبکہ مسلمان مادی لحاظ سے بہت کمزور ہو چکے ہیں دنیا پر اسلام کے غالب آنے کا کوئی امکان نہیں۔ ناامیدی اور مایوسی کی اس لہر کی وجہ سے دل بجھ چکے تھے اور قوت عمل زائل ہو چکی تھی۔ مسلمانوں کے اس سیاسی اور مذہبی تنزل کے انتہائی مرحلہ پر جب کہ عیسائیت کا بڑھتا ہوا سیلاب اسلام کے لئے ایک عظیم خطرہ بن چکا تھا، تو خطرات کے اس ماحول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روحانی فرزند جو آپ کے ساتھ عشق و محبت کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز تھے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ اسلام کو غالب کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے اور اب دنیا کی اقوام ایک ایک کر کے اسلام میں داخل ہوں گی حتیٰ کہ مغرب کی عیسائی اقوام کے لئے بھی اسلام کی صداقت کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہ رہے گا۔

آپ نے یورپ اور امریکہ میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے کثرت کے ساتھ اشتہارات تقسیم کئے جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی پادریوں کو یہ کہنا پڑا کہ:

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔۔۔ ہندوستان میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آ رہا ہے اور اس جزیرہ میں بھی (انگلستان مراد ہے) کہیں کہیں اس کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔۔۔ یہ ان بدعات کا سخت مخالف ہے جن کی بنا پر محمد کا مذہب ہماری نگاہ میں قابل تفریق قرار پایا جاتا ہے۔ اس نئے اسلام کی وجہ سے محمد کو پھر وہی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہم میں سے بعض کے ذہن اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں"

ایک اور نمایاں چیز جس نے مغربی علماء کے افکار میں نمایاں تبدیلی کی وہ رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" انگریزی تھا۔ جو ۱۹۰۲ء میں جاری ہوا اور چند سالوں میں اس نے نمایاں کام کیا اس کی بدولت یورپ اور امریکہ کے نومسلموں کے حوصلے بہت بلند ہو گئے اور وہ زیادہ جرأت اور دلیری کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کا کام کرنے لگے۔ اس رسالہ نے عیسائیت کے علمبرداروں میں ایک غیر معمولی جنبش پیدا کر دی چنانچہ انگلستان کے اخبار "چرچ فیملی" نے لکھا کہ مرزا غلام احمد کے پیدا کردہ لٹریچر کا جواب نہ دیا جائے۔ وہ عیسائیت کے خلاف ایسا حربہ لٹریچر کی شکل میں پیدا کر دیں گے کہ بائبل کا صفایا ہو جائے گا

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت اولیٰ میں سب سے پہلا تبلیغی مشن انگلستان میں قائم ہوا جس کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے کام میں مزید وسعت پیدا ہوئی جس مشن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایسی سعید روحیں جماعت کو عطا کیں جو حقیقی معنوں میں اسلام سے دلی محبت رکھتے ہیں اور اپنے اہل وطن کو بھی اس نعمت سے بہرہ ور کرنے کی ہر دم فکر رکھتے ہیں۔ یہ مشن قابل قدر اسلامی خدمات بجا لا رہا ہے ۱۹۶۰ء میں جب مشرقی افریقہ سے انگریز کا تسلط ختم ہوا تو بہت سے ہندوستانی اور پاکستانی احمدی وہاں سے لندن چلے گئے ان نئے جانے والوں کے لئے لندن مشن کا وجود بہت ہی قیمتی ثابت ہوا اور وہ پراگندگی سے بچ گئے اب صرف انگلستان مشن کی اکیس جماعتیں ہیں اور یہ سارے باہر سے جانے والے مخلص احباب لندن مشن کے دست و بازو بن گئے اور وہاں کا مشن اب لندن کا مضبوط ترین مشن ہے اس مشن نے چند سالوں میں انتہائی قیمتی اسلامی لٹریچر پیدا کیا ہے جس کی وجہ سے اہلِ مغرب کے خیالات میں کافی تبدیلی رونما ہوئی۔ یہاں سے ماہوار انگریزی رسالہ "مسلم ہیرلڈ" نکلتا ہے جس کا علمی حلقوں میں بڑا مقام ہے اور اسلام کے خلاف ہونے والے اعتراضات کے جوابات کے لئے یہ رسالہ ہر دم مستعد رہتا ہے۔

برطانیہ کے علاوہ یورپ کے ممالک سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ جرمن سپین اسکنڈے نیویا۔ ناروے اور سویڈن میں فعال تبلیغی مشن قائم ہیں۔ اس ضمن میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ یورپ کے انتہائی شمال میں اسلام کا پیغام سب سے پہلے احمدیت کے ذریعہ ہی پہنچا۔ تاریخی لحاظ سے یہ ثابت ہے کہ اس سے پہلے ان علاقوں میں اسلام کی اشاعت کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اگرچہ سپین صدیوں تک اسلامی تہذیب کا گہوارہ رہا اور اس تہذیب کی برکات سے یورپ کے جنوبی ممالک مستفید ہوتے رہے۔ مگر اس وقت اسلامی افکار جرمنی اور فرانس کی سرحدوں کے باہر نہ جا سکے تھے۔ ترکوں کے عروج کے زمانہ میں بھی اسلام کی پیش قدمی یورپ کے مغربی ممالک تک محدود رہی مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ناروے، سویڈن اور ڈنمارک میں بھی جماعت احمدیہ کے ذریعہ فعال تبلیغی مشن قائم ہو چکے ہیں

گزشتہ سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈن میں ایک عظیم الشان مسجد کا افتتاح فرمایا اس موقعہ پر بھی کئی سعید روحیں اسلام میں داخل ہوئیں۔

جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام قبول کرنے والوں میں ایک عجیب روحانی انقلاب رونما ہو چکا ہے۔ جس کا اندازہ صرف ایک واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے: ایک انگریز نومسلم نے بتایا:

"مجھے اسلام سے اتنی عداوت تھی کہ میں جب رات کو سوتا تھا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دے کر سوتا تھا۔ مگر اب کسی رات مجھے نیند نہیں آتی جب تک میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیج لوں"۔

(الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۵۰ء)

یہ تو اسلام قبول کرنے والے انگریزوں کے دلی تغیر اور تبدیلی کا ایک نمونہ ہے جہاں تک مغربی مدبرین اور مفکرین کی آراء اور تاثرات کا تعلق ہے وہ احمدی مبلغین کی کوششوں کے نتیجہ میں اسلام کا مستقبل مغربی ممالک میں نہایت درجہ روشن اور تابندہ قرار دے رہے ہیں جس کی کچھ جھلکیاں خاکسار اپنے ایک مضمون میں پیش کر چکا ہے جو الفضل کے سالانہ نمبر میں شائع ہو چکا ہے

سپین کو طارق بن زیاد نے ۷۱۱ء میں فتح کیا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب تمام یورپ میں جہل و جمود کی تاریکیاں چھائی ہوئی تھیں اور اخلاقی پستی اور علم دشمنی کا یہ عالم تھا کہ علم کے نام پر ہر قسم کے ظلم و ستم کا نشانہ بنائے جاتے تھے۔ اس ظلمت کدہ میں علم اور تہذیب کے چراغ مسلمانوں نے روشن کئے تھے جن کے دور حکومت میں سپین کا ہر شہر علم و فن کا ملجا و ماویٰ بن گیا تھا اور ایک وقت وہ بھی آیا۔ جب سپین پر پھر عیسائیوں کا قبضہ ہو گیا اور اس وقت عیسائی رہنماؤں نے علم دشمنی اور وحشت و بربریت کا ایسا نمونہ پیش کیا جسے علمی دنیا کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ ایک عیسائی مورخ اسکاٹ کے قول کے مطابق

"اس عجیب و غریب سلطنت کی تباہی صرف ایسی نہیں ہے جو مسلمانوں کو حزن کے آنسو رلائے یہ ایسا بدقسمت واقعہ ہے اور ایسی مصیبت ہے جس پر نہ صرف زمانہ حال بلکہ زمانہ آئندہ کے علم دوستوں کو آنسو بہانے چاہئیں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ
کو اس کا بڑا دکھ تھا اور آپ کے دل
میں سپین کے اندر از سر نو اسلامی حکومت
قائم کرنے کی اس درجہ تڑپ تھی کہ جب
مارچ ۱۹۴۶ء میں برطانوی وزارتی مشن
ہندوستانی سیاست کی گتھیاں سلجھانے
کے لئے ہندوستان آیا تو آپ نے اسے
مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"کیا سپین سے نکل جانے کی
وجہ سے ہم اسے بھول گئے ہیں؟
ہم یقیناً اسے بھولے نہیں
ہم یقیناً ایک دفعہ سپین
کو پھر لیں گے۔۔۔۔ ہماری تلواریں
جس مقام پر جاکر کند ہو گئیں
وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ
شروع ہوگا اور اسلام کے
خوبصورت اصول پیش کرکے
ہم اپنے ۔۔۔ بھائیوں کو خود
اپنا جزو بنالیں گے۔

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۴۶ء ص ۲)

اسی سال یعنی ۱۹۴۶ء میں آپ نے سپین میں اسلامی مشن کھولنے کا فیصلہ فرمایا اور مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر اور محمد اسحاق صاحب ساقی اس مشن میں متعین کئے گئے اس مشن نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تالیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور حضرت مصلح موعودؓ کے لیکچر "اسلام کا اقتصادی نظام" اور "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" کثرت سے سپینش زبان میں شائع کرکے تقسیم کیا اور اس لٹریچر نے بہت مفید اثر پڑھنے والوں پر کیا۔ باوجودیکہ اس ملک میں تبلیغ پر شدید پابندی تھی اور حکومت نے طرح طرح کی روکیں بھی پیدا کیں کیتھولک پادریوں کے لئے اسلام کی تبلیغی سرگرمیاں ناقابل برداشت ہوتی جارہی تھیں اور جب اسلام کا اثر و نفوذ بڑھنے لگا اور سعید روحیں حق و صداقت کو قبول کرنے لگیں تو ۱۹۵۶ء میں سرکاری افسروں کے گٹھ جوڑ سے سپین میں تبلیغ اسلام پر پابندی لگوا دی اور مبلغ اسلام کو ملک سے نکل جانے کا نوٹس دیدیا گیا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حکومت پاکستان کو جس کے سفیر کے ذریعے مبلغ کو سپین سے نکل جانے کا نوٹس دیدیا گیا تھا ایک خطبہ میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"سویز کے معاملہ میں مصر کی حکومت
ڈٹ گئی اور آخر اس نے روس
کی حکومت کو اپنے ساتھ ملا لیا
اگر سویز کے معاملہ میں مصر ڈٹ
سکتا ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نام کی بلندی
کے لئے اگر پاکستان کی حکومت
ڈٹ جائے تو کیا وہ دوسری
اسلامی حکومتوں کو اپنے
ساتھ نہیں ملا سکتی محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی عزت یقیناً کروڑ
کروڑ سویز سے بڑھ کر ہے
اگر ایک سویز کے لئے امریکہ
اور برطانیہ کے مقابلہ میں مصر
نے غیرت دکھائی اور وہ ڈٹ
کر کھڑا ہوگیا تو کیا دوسری
اسلامی حکومتیں محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ کے لئے ذرا غیرت
بھی نہیں دکھا سکتیں انہیں
عیسائی حکومتوں سے صاف
صاف کہہ دینا چاہیئے کہ یا تو تم
اسلامی مبشرین کو اجازت دو کہ
وہ تمہارے ملکوں میں اسلام کی
اشاعت کریں ورنہ تمہارا بھی
کوئی حق نہیں ہوگا کہ تم ہمارے
ملکوں میں عیسائیت کی تبلیغ کرو"

(الفضل ۱۵ مئی ۱۹۵۶ء)

احمدیہ لٹریچر نے اہل سپین پر جو اثر کیا اسکے بارہ میں چند آراء ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

۱۔ اشبیلیہ کے آرچ بشپ اسلامی اصول کی فلاسفی کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں:

"ہم جس دور سے گزر رہے ہیں وہ
بے لگام مادہ پرستی کا دور ہے
جس میں بے شمار لوگ خطرناک طور پر
ملوث ہو چکے ہیں اور وہ اس امر کو
بھول چکے ہیں کہ اس دنیا کی زندگی
حقیقی اور ابدی زندگی نہیں بلکہ
دائمی اور روحانی زندگی اللہ تعالیٰ
کے سچے تعلق سے حاصل ہوتی ہے
آپ کی مرسلہ کتاب میں بے شمار
ایسی عبارتیں موجود ہیں جو ہمیں
نیکی کی طرف لے جاتی ہیں اور اللہ
تعالیٰ کے نام پر ہمارے درمیان
اتحاد، اتفاق اور اخوت پیدا
کرنے کا ذریعہ ہیں"

(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۵۲ء)

۲۔ پریذیڈنٹ رائل اکیڈمی آف قرطبہ نے اپنے ایک مکتوب میں ان خیالات کا اظہار کیا:

"کتاب مصنفہ حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام ملی ہے۔ میں نے اس کتاب کو انتہائی دلچسپی اور توجہ سے پڑھا ہے اس میں بیان کردہ تعلیم حقائق و معارف اور علم و عرفان سے پر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کی گئی ہے جس کے مطالعہ سے میرا دل و دماغ معطر ہو گیا ہے" میں نے ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ (ESTVDIOS CALIFAIES) جو چیف آف سٹیٹ کے کرنل بھی ہیں کو بھی یہ کتاب پڑھنے کے لئے دی انہیں یہ کتاب اس قدر دلچسپ معلوم ہوئی کہ انہوں نے رائل اکیڈمی میں اسکے متعلق ایک لیکچر دیا"

اسی قسم کی اور سینکڑوں آراء احمدیہ لٹریچر کے متعلق ہیں جو اس امر کا بین ثبوت ہیں کہ اس لٹریچر نے ان لوگوں کے دل و دماغ پر گہرے نقوش ثبت کئے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے سفر یورپ ۱۹۷۰ء کے دوران سپین بھی رونق افروز ہوئے۔ آپ نے اس سفر میں سپین کے لئے خصوصیت سے دعائیں فرمائیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو اپنے الہام کے ذریعہ قبولیت کی بشارت بھی عطا فرمائی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اسی بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ جو اپنا مقصد بناتا ہے اسے ضرور پورا کرکے چھوڑتا ہے اس لئے تمہیں یہ خیال نہیں آنا چاہیئے یہ خوف نہیں پیدا ہونا چاہیئے کہ یہ نہیں ہوسکتا یہ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی یہ ہے کہ تمام اقوام عالم کو وحدت اسلامی کے اندر جکڑ دیا جائے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں لاکر کھڑا کردیا جائے

دوسرا یہ خیال تھا اور اسکے لئے میں دعا بھی کرتا تھا کہ خدایا یہ ہوگا کب؟ اس کا جواب بھی مجھے مل گیا

قد جعل اللہ لکل شیئ قدرا

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ اور تخمینہ مقرر کیا ہوا ہے جس وقت وہ وقت آئے گا ہو جائیگا تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں مادی ذرائع اگر نہیں ہیں تو تم فکر نہ کرو اللہ کافی ہے وہ ہو کر رہے گا چنانچہ میرے دل میں بڑی تسلی پیدا ہوگئی"

(الفضل ۵ جولائی ۱۹۷۰ء)

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے حکومت سپین نے "احمدیہ مسلم مشن" کو باقاعدہ رجسٹرڈ کرلیا ہے اور تبلیغ اسلام کی بھی آزادی ہے۔ احمدیہ مشن نے جو شاندار خدمات تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں سرانجام دی ہیں ان کے نتیجہ میں سپین میں اسلام کا مستقبل صاف نظر آنے لگا ہے جس کا بجاری ثبوت یہ ہے کہ چرچ کی اسلام کے خلاف جاری شدہ نفرت کی ظالمانہ مہم آہستہ آہستہ بے اثر ہوتی جارہی ہے اور قلوب و اذہان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید اور مسلمانوں سے نفرت و حقارت کے خیالات و جذبات میں نمایاں کمی واقع ہورہی ہے اور اس کی جگہ محبت اور رواداری نے لینی شروع کردی ہے

پریس کا رویہ بھی اب بدلتا جارہا ہے۔ جہاں پہلے وہ اسلام اور مسلمانوں کو نظر انداز کردیتا تھا وہاں اب اس کے رویہ میں ایک خوشگوار تبدیلی رونما ہورہی ہے۔ اس کی ایک جھلک بارسلونا کے ایک ہفتہ وار رسالہ REVISTA کے ایک مضمون سے ہوسکتی ہے۔ اخبار مذکور مکرم کرم الٰہی ظفر مبلغ اسلام کے جلی عنوان سے لکھتا ہے:۔

"احمدیت کے بنیادی اصول
سمجھنے مشکل نہیں لیکن
ہمارے لئے ان کا قبول کرنا
مشکل ہے کیونکہ ہم یورپ کو
زیادہ ترقی یافتہ سمجھتے ہیں
اور خیال کرتے ہیں کہ سب
اقتدار ہمارے ہاتھ میں
ہے ہمارا مقصد صاف ہے جیسا
کہ گذشتہ وقتوں میں دہرایا
جاچکا ہے۔ کیا مشرق ہی
ہمیں اخلاق حسنہ سکھاتے؟
ہوسکتا ہے مشرق ہی ہمیں اگر
اخلاق حسنہ سکھائے جبکہ
TOYNBEE کہتا ہے کہ
آخر میں یہ دو متوازی تمدن
اکٹھے ہوجائیں گے
BERTRANP
RVSSELL
کہتا ہے کہ یورپ اپنی مادہ پرستی کی وجہ سے اپنی تہذیب کا گلا گھونٹ رہا ہے اس لئے خیال گزرتا ہے کہ شاید یہ سچ بھی ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ انتہائی ضلالت اور خوفناک مصائب کے اندر ایک نیا تہذیب و تمدن جنم لے رہا ہے۔ ہمیں اس کو اس کی علامات سے پہچاننا چاہیئے تاکہ انسان کا حقیقی وقار و عزت قائم ہو"

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۰۷۸

میں ظفر احمد ظفر ولد نواب دین صاحب قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ظفر احمد ظفر متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۷۹

میں منور احمد شاہد ولد محمد شریف صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ منور احمد شاہد کوارٹر ۳۵ تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم مجلس خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۸۰

میں احمد داؤد ولد داؤد ایم حسن صاحب پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ احمد داؤد متعلم جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۸۱

میں بشریٰ ساجدہ زوجہ چوہدری نثار احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن سرائے ضلع شیخوپورہ حال ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۴۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشریٰ ساجدہ ۵/۶ چوہدری غلام محمد صاحب سرائے دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد۔ غلام محمد ولد چوہدری سردار محمد صاحب ربوہ۔

گواہ شد۔ اعجاز احمد انور ولد چوہدری محمد الدین صاحب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۰۸۲

میں محمود احمد ناصر ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ سرائے پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن سرائے ضلع شیخوپورہ حال ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۹۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمود احمد ناصر دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ غلام محمد (دارالصدر) ربوہ۔

گواہ شد۔ سردار محمد وصیت ۱۲۴۲۸ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرائے ضلع شیخوپورہ۔

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ماہ شہادت / اپریل میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ضرورۃ الامام" مقرر ہے۔ قائدین کرام خدام سے اس کا مطالعہ کرائیں اور اس ماہ کے آخر میں امتحان لے کر نتیجہ سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والدین عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

(حمیدہ ملک جکوال ضلع جہلم)

۲۔ خاکسار کے والدین کو بعض پریشان کن معاملات درپیش ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان معاملات کو باعزت طور پر حل فرمائے اور انہیں صحت و سلامتی اور دراز عمر عطا فرمائے

(عبدالشکور ناصر کمیبل پور شہر)

سگریٹ تمباکو وغیرہ

کی عادت چھڑانے کے لئے ہماری خدمات مفت حاصل کریں!

بذریعہ ڈاک لکھنے والے صاحبان واپسی لفافہ اور مبلغ تین روپے برائے ڈاک خرچ وغیرہ ساتھ بھیجیں۔

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ

فون ۲۰۶

زعماء کرام انصار اللہ سے التماس ہے کہ جنوری فروری کا چندہ جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"خدا کرے ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھنے والا ہو" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

اب جبکہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال عنقریب ختم ہو رہا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو خصوصی طور پر توجہ دلائی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور نہایت بشاشت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیوں کو پیش کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اگر احباب جماعت اپنے رب کریم پر بھروسہ رکھیں تو وہ یاد رکھیں خدا ان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ انہیں مالی قربانی کی بھی توفیق دے گا۔ ایک جذبہ اور بشاشت کے ساتھ قربانی دینے کا سوال ہے وہ ہر احمدی کو دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے ہمارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھنے والا ہو کسی جگہ ٹھہرنے والا نہ ہو۔ جیسے اس کی رحمتیں پہلے نازل ہوتی رہی ہیں ویسے ہی اب بھی نازل ہوں"۔ (خطبہ جمعہ ۱۴ فروری ۱۹۷۵ء مطبوعہ الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۷۵ء)

احباب جماعت بالخصوص عہدیداران اصحاب دن رات ایک کر کے اپنی ذمہ داریوں کو ادا فرمادیں سیکرٹریان مال کے پاس چندوں کی جو رقم جمع ہو وہ فوری طور پر مرکز میں ارسال کر دیں اور جو رقم ساتھ کے ساتھ وصول ہوتی رہے اُسے التزام کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونے کی کوشش کریں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

سید غلام حسین شاہ ولد امام شاہ صاحب نے ۱۹۴۸ء میں ٹبی پیچھیاں ضلع گجرات سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد وہ بھالیہ میں رہائش پذیر رہے۔ ان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے تاکہ ان سے ان کی وصیت ۱۰۹۸۴ کے بارہ میں خط وکتابت ہو سکے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر وصیت سے رابطہ قائم کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

الفضل کی اعانت کرنے والے احباب

(۳)

۴۴۔	مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی	میرپور خاص	۱۰۰ــــ۰۰
۴۵۔	" امیر صاحب جماعت احمدیہ	حیدرآباد	۱۰۵ــــ۰۰
۴۶۔	" قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ (مختلف دوستوں سے اکٹھے کر کے دیئے)	"	۱۰۰۰ــــ۰۰
۴۷۔	مکرم شیخ اشفاق احمد صاحب	ملتان	۶۰ــــ۰۰
۴۸۔	" چوہدری عبدالرزاق صاحب	"	۵۴ــــ۰۰
۴۹۔	پائونیر الیکٹرک کمپنی	"	۱۸ــــ۰۰
	مکرم بشیر احمد صاحب دانی	"	۱۸ــــ۰۰
	" چوہدری شریف احمد صاحب	"	۲۰ــــ۰۰
	" شیخ مبارک سنز	"	۲۰ــــ۰۰
۵۳۔	" امیر صاحب جماعت احمدیہ	"	۱۰۰ــــ۰۰
۵۴۔	" ملک رشید احمد صاحب	"	۱۹ــــ۰۰
۵۵۔	" محمد صدیق صاحب سدھو	"	۱۸ــــ۰۰
۵۶۔	" عبدالماجد صاحب ایس۔ڈی۔او	"	۴۰ــــ۰۰
۵۷۔	" قاضی افتخار احمد صاحب	"	۲۰ــــ۰۰
۵۸۔	" محمد یوسف صاحب	"	۵۰ــــ۰۰
۵۹۔	" میاں رفیق احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ	"	۶۰ــــ۰۰
۶۰۔	" چوہدری عبدالشکور صاحب	"	۲۰ــــ۰۰
۶۱۔	" ملک محمود احمد صاحب	ملتان صدر	۲۰ــــ۰۰
۶۲۔	" قاضی شریف احمد صاحب	ملتان	۲۰ــــ۰۰
۶۳۔	" سید سعادت علی شاہ صاحب	"	۳۰ــــ۰۰
۶۴۔	" حفیظ احمد صاحب	"	۳۱ــــ۰۰
۶۵۔	" شیخ محمد سلیم صاحب	دنیا پور ضلع ملتان	۲ــــ۵۰

(مینجر الفضل ربوہ)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

اس وقت ہمارا ملک جن حالات میں سے گزر رہا ہے وہ اس امر کے متقاضی ہیں کہ ہم حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ کے ماتحت اپنے ملک میں امن وامان کی فضا پیدا کرنے اور اس کے استحکام اور ترقی کے لئے خصوصیت کے ساتھ بہت دعائیں کریں۔ موجودہ حالات کی وجہ سے ملک سے محبت اور پیار کرنے والا ہر شخص پریشان ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ حالات کو معمول پر لانے کے لئے مقدور بھر کوشش کرے۔

ہم نہ صاحب اقتدار ہیں اور نہ سیاست سے ہماری جماعت کا کوئی تعلق ہے البتہ دعا کا زبردست ہتھیار ہمارے پاس ضرور موجود ہے اور ہمارا ملک اور اہل ملک دونوں زبانِ حال سے ہمیں یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس روحانی ہتھیار کو استعمال کرتے ہوئے موجودہ حالات کے پیش نظر اپنے وطن کے لئے پوری توجہ اور تضرع کے ساتھ دعائیں کریں اور ان دعاؤں کو اپنے کمال تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔

ضرورت باورچی

ایک محنتی دیانتدار باورچی کی ضرورت ہے جو ہر طرح کا کھانا پکا سکتا ہو۔ تنخواہ ۳۰۰ روپے سے ۳۵۰ روپے تک۔ درخواست کے ساتھ امیر جماعت کی تصدیق آنی ضروری ہے۔

معرفت الفضل

دو ہفتہ قبل اللہ تعالیٰ نے انہیں بچی عطا فرمائی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں رکھے اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل بخشے۔

(چوہدری عنایت اللہ احمدی مربی انچارج ضلع سیالکوٹ)

درخواستِ دعاء

خاکسار عرصہ دو ماہ سے بائیں کولہے اور بائیں ٹانگ میں درد نیز دیگر اعصابی عوارض میں مبتلا ہے احباب کرام سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

انگلستان سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ عاجز کی نسبتی ہمشیرہ محترمہ فضل خیر صاحبہ مقیم آکسفورڈ کے دوسرے بیٹے عزیزم محمد اسلم خان صاحب آف لندن (ولد مکرم محمد اشرف خان صاحب سنگوہی مرحوم آف ٹانگانیکا) جن کی شادی گزشتہ سال ہوئی تھی موٹر کار کے حادثہ میں ترکی میں صرف ۲۹ سال کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت مخلص اور تبلیغ کا شوق رکھنے والے احمدی نوجوان تھے۔ وفات سے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴